البانی
اور
قراۃ فاتحہ

مفتی ربنواز
احمد پور شرقیہ

مفتی رب نواز، احمد پور شرقیہ

امام کے پیچھے قراءۃ کرنا منسوخ ہے، شیخ البانی کا فتویٰ

ہم اہلِ سنت احناف امام کے پیچھے قراءۃ (فاتحہ وغیرہ) نہ کرنا از روئے دلیل صحیح سمجھتے ہیں۔ جب کہ غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا فرض ہے جو مقتدی نماز میں فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز باطل ہے۔ مگر اُن کے مایہ ناز سپوت شیخ البانی نے امام کی اقتدا میں قراءۃ کرنے کو منسوخ قرار دیا ہے۔

شیخ البانی کا مقام و مرتبہ

شیخ البانی نے نسخِ قراءۃ پر جو دلائل دیئے ہیں انہیں ذکر کرنے سے پہلے مناسب ہوگا کہ ہم قارئین کو بتا دیں غیر مقلدین کے ہاں اُن کا مقام و مرتبہ کیا ہے۔ آیئے پہلے اُن کی مدح سرائی ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا علی محمد سعیدی غیر مقلد نے البانی صاحب کے بارے میں لکھا ہے:

”آپ کو علمِ حدیث میں خصوصاً اسماء الرجال میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ ممالک عربیہ میں آپ کی علمی قابلیت مسلم اور مشہور ہے کہ علمِ حدیث میں ان سے زیادہ تحقیق کسی کو نہیں“ (فتاویٰ علمائے حدیث ۱۷۶/۳)

مولانا صادق خلیل غیر مقلد لکھتے ہیں:

’’علامہ البانی (رحمہ اللہ) کے علم وفضل کا مجھے اعتراف ہے اور حوالہ جات کی غیر مطبوعہ کتب جو اُن کے سامنے ہیں پاک وہندو کے علماء ان کتب کے مطالعہ سے محروم ہیں اور میرے جیسا تہی دامن علم وعمل ان کی تالیف کردہ کتب کے جواہرات سے اپنے دامن کو مالا مال کرنے میں اپنے لیے فخر تصور کرتا ہے اور علمی دنیا میں ان کی مساعی کو بنظرِ استحسان دیکھتا ہے‘‘ (ابتدائیہ نماز نبوی ترجمہ صلوٰۃ صلوٰۃ النبی صفحہ ۱۳)

صادق خلیل صاحب مزید لکھتے ہیں:

’’شیخ البانی جو فنِ رجال میں مسلّم حیثیت کے مالک ہیں اور اعاظمِ رجال سے شمار ہوتے ہیں‘‘ (حاشیہ نمازِ نبوی صفحہ ۹۱)

حافظ زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتے ہیں:

’’عصرِ حاضر میں محدثِ کبیر محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ‘‘ (حاجی کے شب وروز صفحہ ۸)

علی زئی صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں:

’’محدثِ شام شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ‘‘ (مقدمۃ التحقیق، نماز نبوی ڈاکٹر

شفیق الرحمٰن صفحہ ۳۷)

علی زئی صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''محدث العصر، امام المحدثین شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ'' (حاشیہ عبادات میں بدعات صفحہ ۱۲۹)

مولانا ابوالاشبال شاغف غیر مقلد لکھتے ہیں:

''اللہ رب العالمین کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے اس دَور میں شیخ محمد ناصر الدین البانی کو پیدا فرما کر محدثین قدماء کی یاد تازہ کردی ہے۔ اس موسمِ خزاں میں شیخ البانی ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے خدمتِ احادیث کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لی اور حسبِ استطاعت اس کی خدمت کرتے رہے'' (مقالاتِ شاغف صفحہ ۳۵۸)

شاغف صاحب نے البانی صاحب کے بارے میں مزید لکھا:

''دنیا بھر میں ان کے اکثر معتقدین اس زعم میں مبتلا ہیں کہ امام بخاری بھی شیخ البانی سے کم درجہ رکھتے تھے۔'' (مقالاتِ شاغف صفحہ ۳۵۸)

مولانا محمد خبیب اثری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''امام البانی ایسی نابغۂ روزگار شخصیات اور ان کے علوم کا وجود امتِ محمدیہ پر

رب العالمین کا احسانِ عظیم ہے۔اور ایسے لوگ صدیوں بعد بھی خال خال ہی پیدا ہوتے ہیں۔امام صاحب نے صحیح اور ضعیف احادیث کے درمیان جو خطِ امتیاز کھینچا اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دکھایا یہ موحدین کے لیے بہت بڑا تحفہ جب کہ مبتدعین کے لیے زہرِ ہلاہل ہے اور ﴿ لیحق الحق ویبطل الباطل ﴾ کا مصداق ہے۔'' (مقالاتِ اثری صفحہ ۵۱۲)

خبیب صاحب اسی کتاب میں آگے لکھتے ہیں:

''امام العصر البانی'' (صفحہ ۵۱۳)

''محدثِ کبیر البانی رحمہ اللہ'' (۵۲۸)

حافظ ثناء اللہ تبسم (بیرانی) صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''شیخ البانی رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے جو ملکہ عطاء فرمایا تھا وہ بہت کم لوگوں کے حصے میں آیا ہے۔آپ واقعی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عظیم شاہکار تھے۔علمِ حدیث کی جو خدمت آپ نے کی ہے محدثین کے بعد ویسی مثال ملنا مشکل ہے۔آپ کی مؤلفات وتعلیقات کی تعداد دوسو سے زائد ہیں۔'' (فتاویٰ البانیہ،تعارف علامہ محمد ناصر الدین صفحہ ۳۳)

مولانا عبدالباری فتح اللہ غیر مقلد نے شیخ البانی کی کتاب صفۃ صلوٰۃ النبی کا

اردو ترجمہ کیا۔ شروع میں اپنی طرف سے مقدمہ بھی لکھا۔ اس مقدمہ میں البانی صاحب کو بہت زیادہ خراجِ عقیدت پیش کیا جس میں یہ بھی کہا کہ البانی بہت قد آور شخصیت تھے اُن جیسا عالم صدیوں بعد آیا کرتا ہے۔ (مقدمہ مترجم صفة صلوٰة النبی)

البانی صاحب کے پیش کردہ دلائل

غیر مقلدین کی زبانی آپ نے البانی صاحب کا مقام و مرتبہ ملاحظہ فرمالیا۔ اب آتے ہیں اُن دلائل کی طرف جن کی بنیاد پر انہوں نے امام کے پیچھے قراءۃ کرنے کو منسوخ کہا ہے۔

قرآنی آیت سے دلیل

قرآن میں ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا له و انصتوا لعلکم ترحمون (سورہ اعراف)

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے خاموشی سے سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

البانی صاحب نے اسی آیت سے دلیل لی ہے کہ جب امام قراءۃ کررہا ہو تو مقتدی خاموش رہ کر امام کی قراءت کو سنے۔

چنانچہ مولانا ابوالاشبال شاغف صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''شیخ البانی نے ایک دلیل تو حدیث ''من کان له امام فقراء ة الامام له قراء ة'' دی ہے۔دوسری دلیل حدیث ابوبکرہ ہے جس میں (ہے) کہ انہوں نے رکوع پالیا تھا اوران کو دوبارہ رکعت لوٹانے کا حکم نہیں دیا گیا۔تیسری دلیل قرآن کی یہ آیت ﴿اذا قرئ القرآن﴾ ہے۔میں نے یہ سارے دلائل ان سے ایک مذاکرہ علمیہ میں بذاتِ خود سنے ہیں۔'' (مقالاتِ شاغف صفحہ ۳۵۵)

قراءة کی ممانعت والی حدیث سے دلیل

شیخ البانی نے اپنی کتاب ''صفۃ صلوٰۃ النبی'' میں عنوان قائم کیا ہے: ''جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کا حکم'' اس عنوان کے تحت وہ لکھتے ہیں:

''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نمازوں میں ہر قسم کی قراءت سے منع فرمایا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے جہری قراءت کی تھی۔ایک روایت میں ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں سے استفسار کیا تم میں سے کون انسان میرے پیچھے پڑھتا رہا ہے۔ایک نمازی نے جواب دیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھتا ہوں اس پر آپ نے فرمایا میں بھی سوچتا رہا کہ کیا وجہ ہے کہ مجھ سے قرآن جھگڑتا ہے (قرآن

پڑھا نہیں جا رہا ہے) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قراءت سے رک گئے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہری قراءت فرماتے'' (صفۃ صلوۃ النبی کا اردو ترجمہ نماز نبوی صفحہ ۹۱)

تنبیہ: البانی صاحب کی اس عبارت میں تصریح ہے کہ ''لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قراءت سے رک گئے'' سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا ہی فرمان ہے۔

مقتدی کو خاموش رہنے کا حکم ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اذا قرأ فانصتوا، جب امام قراءۃ کرے تو تم خاموش رہو۔

البانی صاحب نے اس حدیث کو بھی بطورِ دلیل کے ذکر کیا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے امام کا تعین اس لیے کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔'' (صفۃ صلوۃ النبی کا اردو ترجمہ نمازِ نبوی صفحہ ۹۲)

مولانا محمد صادق خلیل غیر مقلد لکھتے ہیں:

''شیخ البانی نے نسخ قرآۃ پر اذا قرأ فانصتوا ...سے بھی استدلال کیا ہے''

(حاشیہ نمازِ نبوی صفحہ ۹۱)

امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: من کان له امام فقراء ة الامام له قراء ة جس شخص کا کوئی امام ہو، امام کی قراءہ اسی کی قراءت ہے۔

البانی صاحب نے اس حدیثِ نبوی کو بھی اپنے موقف کے دلائل میں ذکر کیا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

''ایک دوسری حدیث میں مقتدی کے سننے کو کافی قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآت کی ضرورت نہیں ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے میں امام کی قراءت مقتدی کی قرآت ہے۔'' (صفۃ صلوۃ النبی کا اردو ترجمہ نمازِ نبوی صفحہ ۹۲)

مولانا محمد صادق خلیل غیر مقلد لکھتے ہیں:

''شیخ البانی نے نسخ قرآۃ پر .... من کان له امام فقراء ة الامام له قراء ة سے بھی استدلال کیا ہے'' (حاشیہ نمازِ نبوی صفحہ ۹۱)

حدیثِ ابی بکرہؓ سے استدلال

حدیث میں ہے کہ سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ مسجد نماز پڑھنے گئے، جونہی مسجد پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔ انہوں نے صف تک پہنچنے سے پہلے صحن ہی نماز شروع کر دی اور رکوع میں شامل ہو گئے۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ جب رکوع میں شامل ہوئے تو صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے فاتحہ نہیں پڑھی تھی۔ اس کے باوجود آپ نے انہیں نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا۔

البانی صاحب نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی دوسری کتاب میں فرماتے ہیں:

”جس رکعت کا رکوع پالیا ہو تو ظاہر بات ہے کہ وہ اس نہی میں شامل نہیں کیونکہ اگر اس رکعت کو شمار کرنے سے روکا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نماز لوٹانے کا حکم دیتے چونکہ ایک رکعت کی کمی کی وجہ سے وہ نماز ناقص ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا تو ثابت ہوا کہ وہ نماز صحیح ہے اور جس رکعت کا رکوع پالیا ہو اس کو شمار کرنے سے روکا نہیں گیا۔“ (سلسلہ صحیحہ ۱/۴۰۴)

البانی صاحب ”ولا تعد، آئندہ ایسا نہ کرنا“ کے بارے میں لکھتے ہیں:

” خلاصہ یہ ہے کہ یہ نہی رکعت شمار کرنے کو شامل نہیں۔“ (سلسلہ صحیحہ

۱/۴۰۸ بحوالہ چھپے راز صفحہ ۶۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا فرمان اور البانی صاحب

البانی صاحب لکھتے ہیں:

''نعم اخرج البیهقی بسند صحیح عن عطاء بن یسار انه سأل زید بن ثابت عن القراء ة مع الامام فقال لا اقرأ مع الامام شئ وقال اخرجه مسلم۔''(سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعہ ۲/۱۲۴)

ترجمہ: بیہقی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ حضرت زید بن ثابت سے سوال کیا گیا امام کے ساتھ قراءۃ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں امام کے ساتھ کسی نماز میں نہیں پڑھتا۔ بیہقی نے کہا کہ اثر کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

بعضوں نے یہاں تاویل کی کہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ امام کی اقتداء میں جہری قراءت نہیں کرنی چاہیے۔ البانی صاحب نے اس تاویل کو باطل قرار دیتے ہوئے لکھا:

ترجمہ: ''میں کہتا ہوں کہ یہ حمل (تاویل) بہت بعید ہے اور ایسا حمل مذہب کے ساتھ موافقت کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ ورنہ اس باطل تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ کیا اس زمانہ میں کوئی شخص تھا جو امام کے پیچھے جہری قراءۃ کا قائل ہو حتی کہ

حضرت زیداس کے مذہب کے باطل کرنے پر مجبور ہوئے ہوں۔ یقیناً ایسی بات نہ تھی لیکن مذہبی تعصب نے اس تاویل پر اُبھارا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں تعصب سے بچائے'' (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ ۲/۱۲۴ بحوالہ توضیح الکلام پر ایک نظر صفحہ ۸۰)

غیر مقلدین کے تاثرات

قارئین کرام! آپ نے اوپر شیخ البانی کا مقام ومرتبہ پڑھ لیا، پھر اُن کے وہ دلائل بھی ملاحظہ کر چکے جن کو مدار بنا کرانہوں نے امام کے پیچھے قراءۃ کرنے کو منسوخ بتلایا ہے۔ اب ہم آپ کے مطالعہ میں یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ البانی صاحب نے جب قراءۃ کرنے کو منسوخ لکھا تو اُن کے غیر مقلدین میں اس کا کیا اثر ہوا اور انہوں نے کن خیالات کا اظہار کیا؟ آیئے پڑھیے۔

مسلک اہلِ حدیث کو نقصان پہنچا

مولانا ابوالاشبال شاغف صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''شیخ البانی کی صفۃ الصلوٰۃ بہت معروف ہے۔ اُردو میں اس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔لوگ اس سے فائدہ بھی اُٹھاتے ہیں البتہ اس کتاب کی وجہ سے مسلک اہلِ حدیث کو قراءت فاتحہ خلف الامام کے باب میں نقصان پہنچا ہے۔'' (مقالاتِ

شاغف صفحہ ۳۵۴)

غیر مقلدین کہا کرتے ہیں کہ اہل حدیث کا مسلک علماء کے فتوے اور اُن کی کتابیں نہیں بلکہ اُن کا مسلک تو قرآن وحدیث ہے۔ عرض ہے کہ اگر یہ دعویٰ صحیح ہے تو البانی کی کتاب کی وجہ سے اہلِ حدیث مسلک کو نقصان کیوں پہنچا؟

اور یہ بھی یاد رہے کہ صرف البانی ہی نہیں بلکہ بہت سے غیر مقلد علماء ایسے ہیں جنہوں نے قراءۃ خلف الامام کے حوالہ سے کسی نہ کسی حد تک احناف کی تائید کی ہے مثلاً غرباء اہلِ حدیث نے فتویٰ دیا ہے کہ رکوع پالینے سے رکعت ہو جاتی ہے۔ (فتاویٰ ستاریہ وغیرہ)

مولانا محمد گوندلوی غیر مقلد نے لکھا کہ جو لوگ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتے اُن کی نماز ہو جاتی ہے۔ (خیر الکلام صفحہ ۳۳)

مولانا ارشاد الحق اثری غیر مقلد نے بھی اسی طرح کی بات کہی ہے بلکہ انہوں نے لکھا جو لوگ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز کو باطل کہتے ہیں ان کا شمار جماعت کے ذمہ دار حضرات میں نہیں۔ (توضیح الکلام صفحہ ۱ے طبع جدید)

مولانا غلام رسول غیر مقلد بھی جہری نماز میں قراءۃ کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ (سوانح حضرت العلام مولانا غلام رسول صفحہ ۱۵۸)

تو کیا ان سب کے بارے میں یہی کہو گے کہ ان کی وجہ سے مسلک اہلِ حدیث کو نقصان پہنچا ہے؟

البانی کے دلائل پڑھ کر فاتحہ پڑھنا چھوڑ دی

شاغف صاحب آگے لکھتے ہیں:

’’چند سال قبل میرے پاس دو صاحبان تشریف لائے اور ان میں سے ایک قطر کے ملازم تھے اور دوسرے صاحب میرے جاننے والے تھے۔ مسئلہ یہ تھا کہ ان کا رشتہ دار اہلِ حدیث تھا اور وہ (خود) بھی اہلِ حدیث تھے لیکن چند سالوں سے جہری نمازوں میں سورہ فاتحہ (پڑھنا) امام کے پیچھے چھوڑ دیا تھا وجہ یہ تھی کہ شیخ البانی نے صفۃ الصلوٰۃ میں ایسی صحیح حدیثیں پیش کی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جہری نمازوں میں سورہ فاتحہ مقتدی کو نہیں پڑھنی چاہیے‘‘ (مقالاتِ شاغف صفحہ ۳۵۴)

غیر مقلدین یہاں مختصر لفظوں میں جواب دیں کہ جس اہلِ حدیث نے البانی کی کتاب پڑھ کر امام کی اقتداء میں فاتحہ پڑھنا چھوڑ دیا۔ وہ متبع حدیث کہلائے گا یا البانی کا مقلد؟

البانی صاحب نے مخالفین کے ہاتھوں میں خنجر تھما دیا

شاغف صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''شیخ البانی نے اپنی عمر کا طویل حصہ خدمتِ حدیث میں گزارا ہے۔ اگر ان کی خدمات سے لوگوں کو فائدہ پہنچا ہے تو بعض ناحیہ سے ایک خاص مکتبِ فکر یعنی جماعت اہلِ حدیث کو بہت بڑا نقصان بھی پہنچا ہے۔ مثلاً شیخ البانی نے ''صفۃ صلوٰۃ النبی'' لکھ کر احناف کو موقع فراہم کر دیا کہ وہ اہلِ حدیث مسلک پر خنجر آزمائی کے لیے اس کتاب کو ڈھال بنائیں۔'' (مقالاتِ شاغف صفحہ ۲۶۶)

یہ کیسا مسلک ہے جو علماء کے فتووں سے اس قدر متاثر ہو جاتا ہے کہ اس میں خنجر پیوست ہو جاتے ہیں؟

شاغف صاحب! آپ جتنا مرضی واویلا کریں البانی صاحب کا خنجر مسلک اہلِ حدیث میں پیوست ہو چکا ہے اور اُن کی وفات کے بعد اُن کے معتقدین کی ایک کھیپ میدان میں موجود ہے جو اِس طرح خنجروں کا وار کرتی رہے گی۔ آیئے اس کھیپ کی نشاندہی شاغف صاحب ہی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:

''آج کل جماعت اہلِ حدیث کی ایک ایسی کھیپ تیار ہو چکی ہے جو ناصر الدین البانی کی تقلید کو واجب سمجھتی ہے اور جو کچھ ناصر الدین البانی نے لکھ دیا ان کے نزدیک حرفِ آخر کی حیثیت سے من وعن قابل قبول ہے'' (مقالاتِ شاغف صفحہ ۲۶۶)

البانی کی تحقیق کو "سہو" قرار دینے کا شاخسانہ

حافظ زبیر علی زئی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"محدثِ شام شیخ ناصرالدین البانی رحمہ اللہ سے ایک عجیب سہو ہوا ہے، انہوں نے "صفۃ صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (ص:80) میں ایک ضعیف اور غیر صریح روایت کی بنیاد پر جہری نمازوں میں قراءتِ فاتحہ کو منسوخ قرار دیا ہے" (مقدمۃ التحقیق، نماز نبوی ڈاکٹر شفیق الرحمٰن صفحہ ۳۷)

۱۔ یہ سہو نہیں، بلکہ اُن کی تحقیق ہے جیسا کہ بہت سے دیگر کئی علماء کا یہی مسلک ہے۔

۲۔ البانی صاحب نے قراءتِ فاتحہ کے منسوخ ہونے پر ایک دلیل نہیں متعدد حدیثیں پیش کی ہیں جیسا کہ اوپر صفۃ صلوۃ النبی کے حوالہ سے وہ حدیثیں مذکور ہوئیں۔

۳۔ اُن حدیثوں میں ایک حدیث "جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو" بھی ہے اور اس حدیث کو تو علی زئی صاحب بھی صحیح کہتے ہیں بلکہ انہوں نے اس حدیث کی صحت پر ایک مستقل مضمون بھی لکھا ہے جو اُن کی کتاب "علمی مقالات جلد دوم" میں شامل ہے۔

غیرمقلدین کے لیے لمحہ فکریہ

غیر مقلدین جب فاتحہ خلف الامام پر بحث کرتے ہیں تو مخالفین پر مختلف فتوے لگاتے ہیں مثلاً یہ کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ۱/۴۸۹)

اسی طرح یہ فتویٰ بھی دیا کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والے منکرِ حدیث ہیں۔ (فتاویٰ ستاریہ ۴/۴۵)

یوں بھی کہا کہ جو لوگ رکوع پالینے کو رکعت کا پالینا کہتے ہیں وہ مخلد فی النار ہیں یعنی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ (اتمام الرکوع فی ادراک الرکوع صفحہ ۱)

اب غیر مقلدین ہی بتائیں کہ البانی اور اُن کے معتقدین جو جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قراءۃِ فاتحہ کے قائل نہیں اور رکوع پالینے سے رکعت پالینا بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اُن کی نماز باطل ہے، وہ منکرِ حدیث اور مخلد فی النار ہیں؟؟؟

جہری نمازیں

قارئین کرام! آپ نے ہماری اس تحریر میں اوپر پڑھ لیا کہ البانی صاحب جہری نمازوں میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے قائل نہیں۔ اب ایک نظر جہری نمازوں کی طرف کرلیں کہ وہ کون کون سی ہیں۔

۱۔ پانچ نمازوں میں سے تین نمازیں: فجر، مغرب اور عشاء جہری ہیں۔ یومیہ

پڑھی جانے والی فرض نمازوں میں جہری زیادہ ہیں۔

۲۔ سات دن بعد جمعہ آتا ہے۔ سال میں قریباً پچاس بار نمازِ جمعہ ادا کی ہے۔ یہ نماز بھی جہری ہے۔

۳ سال میں دو عیدیں پڑھی جاتی ہیں ان دونوں عیدوں میں قراءۃ جہرا کی جاتی ہے۔

۴۔ رمضان کا پورا مہینہ باجماعت تراویح پڑھی جاتی ہے۔ تراویح میں امام جہر قراءت کرتا ہے۔

۵۔ رمضان میں وتر باجماعت پڑھے جاتے ہیں اور قراءت جہراً ہوتی ہے۔

البانی صاحب نے ان سب نمازوں کا مسئلہ حل کر دیا کہ ان میں مقتدی فاتحہ نہ پڑھے۔

تنبیہ: غیر مقلدین کے ہاں جنازہ جہرا پڑھا جاتا ہے اور قراءۃ فاتحہ بھی کی جاتی ہے۔

اگر جنازہ جہراً ہو تو البانی اور ان کے معتقدین کے ہاں مقتدی کے لیے فاتحہ پڑھنا ممنوع ہوگا۔